اِمدادُ المُشتاق
الٰی
اشرف الاخلاق

تصنیف و تالیف

الامت حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانویؒ

تذکرہ

الحاج شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

اسلامی کتب خانہ

امداد المشتاق الیٰ اشرف الاخلاق

اسلامی کتب خانہ

اِمدادُ المُشتاق

الیٰ

اشرف الاخلاق

تصنیف و تالیف

حکیمُ الاُمت حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانوی رحؒ

تذکرہ

حضرت الحاج شاہ مُحمّد امدادُ اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

اِسلامی کُتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

فون: 7223506-7230718

کمپوزنگ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... امداد المشتاق

تصنیف وتالیف .... مولانا اشرف علی تھانویؒ

ناشر .... اسلامی کتب خانہ

طابع .... شکیل ممتاز

مطبع .... لعل ستار پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ .... فراز کمپوزنگ سنٹر لاہور

فہرست مضامین امداد المشتاق

زبان حق سے کہے گا۔

(حاشیہ) قولہ جو کچھ کہے گا اور زبان حق سے کہے گا اقول اور جو بدعات کے مرتکب ہیں وہ حقیقی صوفی ہی نہیں۔

(۳۶) فرمایا کہ نیت نماز کی اول سے آخر تک نزد حضرات صوفیہ کے ضروری ہے لیکن علماء وفضلاء نے غایت رحم سے بنظر سہولت فتویٰ صرف اول نماز میں نیت کا دیا ہے امید ارحم الرحمین سے ہے کہ قبول فرمائے۔ (حاشیہ) قولہ نزد حضرات صوفیہ کے ضروری ہے اقول یعنی حضور تام دائم شرط کمال صلاۃ ہے پس صوفیہ وعلماء میں حقیقی اختلاف نہیں۔

(۳۷) فرمایا کہ آیۂ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین علمائے ظاہر نے یقین سے موت مراد لی ہے لیکن نزدیک صوفیہ کے یقین کے تین مراتب ہیں علم الیقین عین الیقین اور سب سے بڑھ کر حق الیقین اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ جب آدمی مرتبہ موتوا قبل ان تموتوا پر پہنچتا ہے تب حاصل ہوتا ہے اور آدمی اپنے آپ میں نہیں رہتا اور اس رتبہ پر پہنچ کر تکالیف شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اور آیت میں ان کے مذاق پر بھی مرتبہ مراد ہے لیکن یہ حالت صرف لحہ دولحہ رہتی ہے لیکن جن کو جامعیت میسر ہے وہ اس حالت میں بھی عبادت کو ترک نہیں کرتے ہیں کیونکہ عبادت تذلل ہے اور محبوب (خدا) کی محبوب ہے۔ (حاشیہ) قولہ یقین سے موت مراد لی ہے اقول اور تفسیر یہی ہے۔ قولہ نزدیک صوفیہ کے یقین کے تین مراتب ہیں اقول اور یہ تاویل بطور علم اعتبار کے ہے۔ منہ قولہ اور آدمی اپنے آپ میں نہیں رہتا۔ اقول یہ ماقبل کی تفسیر نہیں ہے بلکہ ایک قید زائد ہے اور ماقبل کے مغایر ۱۲ قولہ تکالیف شرعیہ ساقط ہو جاتی ہے اقول کیونکہ شرط تکلیف ہوش وحواس کی درستی ہے ۱۲ منہ قولہ عبادت کو ترک نہیں ہیں اقولہ یعنی تھوڑا بھی افاقہ ہو گو وہ درجہ ایجاب تکلیف تک نہ ہو جیسے معتوہ بیہوش نہیں مگر مکلف نہیں ۱۲ منہ

(۳۸) فرمایا کہ جنت العارفین لیس فیہا حور ولا قصور وما فیہ شئی الاولی ادنی اس میں محض تجلیات الٰہی ہوتے ہیں اقول حور وقصور کی نفی اور تجلیات کا درجہ حصر میں اثبات باعتبار ملتفت الیہ ہونے کے ہے۔

(۳۹) فرمایا کہ چار مسئلوں میں متفکر تھا بعونہ تعالیٰ منکشف ہو گئے (۱) وحدت الوجود (۲) تقدیر (۳) روح (۴) مشاجرات صحابہ۔

(۴۰) فرمایا کہ محبوبان خاص جب تقدیر پر اطلاع پاتے ہیں اس کے موافق عمل کرتے ہیں اور عجلت کے ساتھ اس کو انجام دیتے ہیں کیونکہ اس کے ہونے پر ترقی (مدارج) موقوف ہوتی ہے پس چاہتے ہیں کہ اس امر سے فارغ ہو کر درجات عالیہ پر فائز ہو جائیں۔ چنانچہ بعد ارتکاب اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں برادران یوسف علیہ السلام نے ایک امر شنیع کیا اور مرتکب گناہ کبیر کے ہوئے باوجود اس کے علماء کا ان کی نبوت میں اختلاف ہے اور انبیاء کبائر (گناہ) سے معصوم ہیں قبل نبوت و بعد نبوت اسی پر مشاجرات صحابہ کو قیاس کر لینا چاہیے ان کو معلوم ہو چکا تھا کہ یہ ضروری ہونا ہے پس تعجیل در تعجیل جہاں تک امر محبوب میں ہو خوب ہے اور یہی وجہ تھی کہ دن کو لڑائی لڑتے تھے اور رات کو ایک دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے۔ (حاشیہ) قولہ اس کے موافق عمل کرتے ہیں اقول مگر وہ مقدر اگر امر غیر مباح ہو تو اس کو مباح نہیں سمجھتے ۱۲ منہ قولہ ترقی مدارج موقوف ہوتی ہے۔ اقول یعنی بواسطہ توبہ کے ۱۲ منہ قولہ تعجیل جہاں تک امر محبوب میں ہوا اقول یہ محبوبیت تکوینیہ ہے تشریعیہ نہیں ۱۲ منہ قولہ خوب ہے اقول یہ خوبی بواسطہ ہے یعنی توبہ کا سبب بن جانے سے نہ کہ فی ذاتہ ۱۲ منہ

(۴۱) فرمایا کہ نظر بعض عارفین کی اسباب پر نہیں ہوتی اور یہ باعث زیان محل عتاب ہے وہ لوگ اسباب کو محض بے سود سمجھتے ہیں حتیٰ کہ دعا بھی نہیں مانگتے بلکہ ان کے نزدیک دعا منع ہے اور یہ غلطی ہے البتہ اگر مقام رضا کا غلبہ ہے تو مجبوری ہے (حاشیہ) قولہ اگر مقام رضا کا غلبہ ہے تو مجبوری ہے اقول اور اس کا غلط ہونا اس وقت